فتاویٰ امن پوری (قسط۷۹)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

(سوال): حدیث: لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ کا کیا معنی ہے؟

(جواب): سیدنا ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا نِكَاحَ إِلَّا بَوَلِيٍّ . ”ولی کے بغیر کوئی نکاح نہیں۔“

(المستدرك للحاكم : ۱۷۳/۲، ح : ۲۷۱۷، وسندهٗ حسنٌ والحديث صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ابن الجارود (۷۰۲)، امام ابن حبان (۴۰۸۳)، امام علی بن المدینی (المستدرک للحاکم :۱۷۰/۲، السنن الکبریٰ للبیہقی : ۱۰۸/۷)، امام محمد بن یحییٰ ذہلی (المستدرک للحاکم :۱۷۰/۲)، امام عبدالرحمٰن بن مہدی (المستدرک للحاکم :۱۷۰/۲)، امام بخاری (السنن الکبریٰ للبیہقی : ۱۰۸/۷) امام بزار (تحت :۳۱۱۶) امام ابن منذر (الاوسط : ۲۶۰/۸) اور امام حاکم رحمہ اللہ نے ”صحیح“ قرار دیا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے موافقت کی ہے۔

✿ علامہ مناوی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو متواتر کہا ہے۔

(التيسير : ۵۰۲/۲، فيض القدير : ۴۳۷/٦، نظم المتناثر للكتاني، ص ۱۴۷)

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح منعقد ہی نہیں ہوتا، یہ نکاح باطل ہے، جیسا کہ دوسری صحیح احادیث سے مفہوم واضح ہوتا ہے۔

✿ امیر صنعانی رحمہ اللہ (۱۱۸۲ھ) فرماتے ہیں:

اَلْحَدِيثُ دَلَّ عَلٰى أَنَّهٗ لَا يَصِحُّ النِّكَاحُ إِلَّا بَوَلِيٍّ، لِأَنَّ الْأَصْلَ

فِي النَّفْيِ نَفْيُ الصِّحَّةِ لَا الْكَمَالِ .

''یہ حدیث اس بات پر دلیل ہے کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح صحیح نہیں، کیونکہ نفی میں اصل صحت کی نفی ہوتی ہے نہ کہ کمال کی نفی۔''

(سُبُل السّلام : ۳/۱۱۷)

سوال: صغیر اولاد کے ولی کون ہیں؟

جواب: صغیر اولاد کے ولی ان کے والد گرامی ہیں۔

سوال: لڑکی کا ولی اس کا بھائی ہے، وہ نکاح کا اختیار لڑکی کی والدہ کو سونپ دے، پھر خود ہی بہن کا نکاح کر دے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: چونکہ لڑکی کا بھائی ولی ہے، تو اس کے والدہ کو اختیار سونپ دینے سے اس کی ولایت ختم نہیں ہوتی۔ اگر اس نے نکاح کر دیا ہے، تو وہ نکاح صحیح ہے۔ البتہ اگر اختیار سونپ دینے سے والدہ نکاح کر دیتی، تو بھی نکاح صحیح ہوتا، کیونکہ یہ نکاح ولی کی اجازت سے ہوا ہے۔

سوال: چچا اور ماموں میں نکاح اور مال کا ولی کون ہے؟

جواب: چچا نکاح کا ولی بنے گا، مال کا ولی کوئی نہیں بنے گا۔

سوال: اگر بالغہ ولی کی اجازت کے بغیر اپنا نکاح کفو میں کر دے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: ولی کی اجازت اور رضامندی بہرصورت ضروری ہے، خواہ نکاح کرنے والی بالغہ ہو یا نابالغہ، باکرہ ہو یا شوہر دیدہ، وہ نکاح کفو میں ہو یا غیر کفو میں۔ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح منعقد نہیں ہوتا، یہ نکاح باطل ہے۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرتی ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اگر مرد اس کے ساتھ دخول کر لیتا ہے، تو اس عورت کو مرد کی طرف سے شرمگاہ کو حلال کرنے کے عوض حق مہر ملے گا اور اگر ان (باپ کے علاوہ ولیوں) میں اختلاف ہو جائے، تو حاکمِ وقت اس کا ولی ہے، جس کا کوئی ولی نہیں ہے۔‘‘

(مسند إسحاق : 499، مسند الإمام أحمد : 165/6، مسند الحميدي : 228، مسند الطّيالسي (منحة : 305/1)، سنن أبي داوٗد : 2083، سنن ابن ماجه : 1879، سنن الترمذي : 1102، السّنن الكبرىٰ للنسائي : 5394، مسند أبي يعلٰى : 2083، سنن الدّارقطني : 221/3، السنن الكبرىٰ للبيهقي : 105/7، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی اور حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ (معجم الشیوخ : ۲۳۴) نے ’’حسن‘‘ جبکہ امام ابن الجارود (۷۰۰)، امام ابوعوانہ (۴۲۵۹)، امام ابن خزیمہ (فتح الباری : ۱۹۱/۹)، امام ابن حبان (۴۰۷۴، ۴۰۷۵)، حافظ بیہقی (السنن الکبریٰ : ۱۰۷/۷)، حافظ ابن الجوزی (التحقیق : ۲/ ۲۵۵) اور امام حاکم رحمہ اللہ نے ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔

❁ حافظ ابوموسیٰ المدینی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

’’یہ مشہور، ثابت اور قابل حجت حدیث ہے۔‘‘

(اللّطائف : 556، 586، 606)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے ’’حسن‘‘ کہا ہے۔

(تخريج أحاديث المختصر : 205/2)

❁ حافظ بیہقی رحمہ اللہ لکھتے ہیں :

’’تمام راوی ثقہ اور حافظ ہیں۔‘‘ (معرفة السّنن والآثار : 29/10)

امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوتا، اس بارے میں یہ حدیث عظیم الشان ہے اور بغیر ولی کے نکاح کو باطل قرار دینے پر اسی پر اعتماد کیا جاتا ہے۔''

(الكامل لابن عدي: 1115/3، وفي نسخة: 266/3)

سوال: کیا مسلمان کسی غیر مسلم لڑکی کی شادی کروا سکتا ہے، جبکہ اس کے غیر مسلم والدین مرتے وقت لڑکی مسلمان کے سپرد کر گئے ہوں؟

جواب: مسلمان کو چاہیے کہ غیر مسلم لڑکی کو اسلام کی دعوت دے، اگر وہ قبول کر لے، تو اس کا نکاح مسلمان کے ساتھ کرا دے اور اگر اسلام قبول کرنے سے انکار کر دے، تو لڑکی کا نکاح کسی غیر مسلم سے نہ کرائے۔

سوال: بالغ لڑکے کا نکاح اس کے ولی نے کر دیا، لڑکا خاموش رہا، بعد میں انکار کر دیا، کیا نکاح ہوا یا نہیں؟

جواب: یہ نکاح منعقد نہیں ہوا۔ لڑکا بالغ ہو، تو اس کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہو سکتا۔ یاد رہے کہ بالغ لڑکے کی خاموشی رضامندی نہیں۔

سوال: غیر کفو میں ماں کا کیا ہوا نکاح کیسا ہے؟

جواب: ماں ولی نہیں بن سکتی، اگر نکاح میں ولی کی اجازت و رضامندی نہیں، تو ماں کا کفو میں کیا ہوا نکاح بھی صحیح نہ ہوگا۔

سوال: کیا باپ کے ہوتے ہوئے چچا ولی بن سکتا ہے؟

جواب: باپ کی موجودگی میں چچا ولی نہیں بن سکتا۔

سوال: بھائی اور سوتیلے باپ میں سے ولی کون ہوگا؟

(جواب): بھائی۔

(سوال): نابالغہ یتیمہ کا نکاح اس کی نانی نے کر دیا، بالغ ہونے کے بعد وہ نکاح پر راضی نہیں، کیا وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(جواب): عورت ولی نہیں بن سکتی۔ لہٰذا یتیمہ کا جو نکاح اس کی نانی نے کیا، وہ منعقد نہ ہوا، لڑکی بلوغت کے بعد دوسری جگہ ولی کی اجازت سے نکاح کر سکتی ہے۔

(سوال): بالغہ کا نکاح اس کے ولی نے اس کے علم کے بغیر کر دیا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): معلوم ہونے کے بعد اگر بالغہ نکاح پر راضی ہے، تو نکاح صحیح ہو جائے گا اور اگر راضی نہیں، تو بالغہ کی رضامندی اور اجازت کے بغیر نکاح منعقد نہ ہوگا، یہ نکاح فسخ ہے۔

❀ سیدہ خنساء بنت خذام رضی اللہ عنہا کے بارے میں ہے :

''آپ رضی اللہ عنہا شوہر دیدہ تھیں، ان کا نکاح ان کے والد نے کر دیا، مگر وہ انہیں وہ نکاح پسند نہ تھا، تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں (اور اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کیا،) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ نکاح رد (فسخ) کر دیا۔''

(صحيح البخاري : 6945)

(سوال): نابالغ لڑکا اور لڑکی کے ایجاب وقبول سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے یا نہیں؟

(جواب): اگر نابالغوں کے ولی راضی ہیں، تو نکاح منعقد ہو جائے گا، ورنہ نہیں۔

(سوال): کیا مجنونہ کا نکاح ولی کی اجازت کے بغیر درست ہے؟

(جواب): کسی بھی عورت کا نکاح ولی کی اجازت کے بغیر درست نہیں، باطل ہے۔

(سوال): نابالغ کا نکاح باپ کی موجودگی میں اس کے چچا نے کر دیا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): یہ نکاح باپ کی اجازت پر موقوف ہے، اگر وہ نکاح پر راضی ہے، تو نکاح

منعقد ہے، ورنہ باطل ہے، کیونکہ باپ کی موجودگی میں کوئی دوسرا ولی نہیں بن سکتا۔

سوال: نابالغ کا ولی ایجاب وقبول کے بعد فوت ہوگیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: جب ولی اپنی زندگی میں ایجاب وقبول کرگیا، تو یہ نکاح منعقد ہو چکا ہے، اب بلوغت کے بعد لڑکی اور لڑکے کو خیار بلوغ حاصل ہوگا۔

سوال: نابالغہ کے لیے باپ کی اجازت کافی ہے یا مجلس میں باپ کی موجودگی بھی ضروری ہے؟

جواب: اجازت کافی ہے۔

سوال: لڑکی کا باپ دس برس سے گم شدہ ہے، کیا لڑکی کا چچا اس کا نکاح کرسکتا ہے؟

جواب: کرسکتا ہے۔

سوال: نابالغ یتیم لڑکی کا نکاح اس کے چچا نے کیا، تو بلوغت کے بعد لڑکی نے دوسرا نکاح کرلیا، کیا حکم ہے؟

جواب: جب نابالغ لڑکی کا باپ فوت ہو چکا تھا اور چچا کے علاوہ کوئی قریبی ولی نہ تھا، تو چچا کا کیا گیا نکاح معتبر ہے، بلوغت کے بعد جب تک اس نکاح کو فسخ نہ کیا جائے، لڑکی آگے نکاح نہیں کرسکتی، لہٰذا لڑکی کا بلوغت کے بعد دوسرا نکاح منعقد نہ ہوا، کیونکہ وہ پہلے سے ہی منکوحہ ہے۔

سوال: ایک لڑکی نے قاضی سے کہا کہ میرا نکاح فلاں سے کردو، تو قاضی نے کر دیا، کیا حکم ہے؟

جواب: اگر یہ نکاح ولی کی اجازت اور رضامندی کے بغیر ہوا ہے، تو نکاح منعقد نہ ہوا، یہ نکاح باطل ہے۔

(سوال): نابالغہ کا نکاح اس کے ولی نے کر دیا، جبکہ نابالغہ اس نکاح پر راضی نہیں ،تو کیا حکم ہے؟

(جواب): یہ نکاح منعقد ہو چکا ہے۔ البتہ بلوغت کے بعد لڑکی اور لڑکے کو خیار بلوغ حاصل ہے، دونوں میں جو بھی اس نکاح پر راضی نہیں، وہ اپنے ولی کا کیا گیا نکاح فسخ کر سکتا ہے اور دوسرا نکاح کر سکتا ہے۔

(سوال): بالغہ نکاح پر راضی ہے، ولی بھی راضی ہے، مگر دوسرے گھر والے نکاح پر راضی نہیں، کیا نکاح منعقد ہو جائے گا؟

(جواب): شریعت کی رُو سے یہ نکاح منعقد ہو جائے گا۔

(سوال): کیا جذام کے مرض کا شکار خاندان میں نکاح کرنا درست ہے؟

(جواب): اگر لڑکا لڑکی نکاح پر راضی ہیں، تو نکاح ہو سکتا ہے۔

(سوال): اگر لڑکی نے نکاح کی اجازت لفظوں میں نہ دی، بلکہ خاموش رہی، تو کیا یہ سکوت اجازت شمار ہو گی یا نہیں؟

(جواب): اگر لڑکی باکرہ ہے، تو اس کی خاموشی اجازت شمار ہو گی اور اگر شوہر دیدہ ہے، تو اس کی خاموشی اجازت شمار نہ ہو گی، بلکہ اس کی اجازت لفظوں سے ضروری ہے۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلثَّيِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ، وَإِذْنُهَا سُكُوتُهَا .

''شوہر دیدہ اپنے (نکاح کے) بارے میں اپنے ولی سے بڑھ کر حق رکھتی ہے اور کنواری لڑکی سے اجازت طلب کی جائے گی، اس کی خاموشی ہی اس کی اجازت ہے۔''

(صحیح مسلم: 1431)

❀ دوسری روایت ہے:

لَيْسَ لِلْوَلِيِّ مَعَ الثَّيِّبِ أَمْرٌ، وَالْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ، وَصُمْتُهَا إِقْرَارُهَا.

''ولی کو شوہر دیدہ کے (نکاح کے) متعلق کوئی اختیار نہیں، کنواری لڑکی سے مشورہ لیا جائے گا، اس کی خاموشی ہی اقرار ہے۔''

سوال: باپ نے لڑکی کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح کر دیا، لڑکی کو معلوم ہوا، تو کہنے لگی: جو ہونا تھا، سو ہو گیا۔ کیا اس سے نکاح منعقد ہو جائے گا؟

جواب: یہ لڑکی کی اجازت شمار ہو گی، لہذا یہ نکاح صحیح ہے۔

سوال: رخصتی کا حق شوہر کا حاصل ہے یا لڑکی کو یا اس کے ولی کو؟

جواب: جب نکاح ہو چکا ہے، تو اب رخصتی کا حق شوہر کو حاصل ہے، وہ جب چاہے لڑکی کو رخصت کر کے اپنے گھر لا سکتا ہے۔

سوال: پوتی کا دادا نے نکاح کر دیا، باپ راضی رہا، کیا نکاح ہوا یا نہیں؟

جواب: نکاح میں ولی کی رضامندی اور اجازت شرط ہے، ولی باپ ہے اور وہ راضی ہے، لہذا دادا کا کیا گیا نکاح صحیح ہے۔

سوال: لڑکی کا والد فوت ہو چکا ہے، اقربا میں اس کا تایا اور ماں ہے، ماں نے تایا کی اجازت کے بغیر لڑکی کا نکاح کسی سے کر دیا اور لڑکی کئی ماہ سے اپنے شوہر کے گھر ہے، کیا یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں؟

جواب: عورت ولی نہیں بن سکتی، لہذا مذکورہ صورت میں لڑکی کا تایا اس کا ولی تھا۔ یہ نکاح ولی کی اجازت کے بغیر کیا گیا، تو یہ منعقد نہ ہوا، اس لڑکی سے وطی زنا ہو گی، تاوقتیکہ تایا

نکاح پر رضا مند ہو جائے۔

سوال: باپ نے اپنی لڑکی کو مار پیٹ کر اجازت لی، کیا نکاح صحیح ہے یا نہیں؟

جواب: یہ نکاح صحیح نہیں ہوا، کیونکہ لڑکی سے اجازت زبردستی لی گئی ہے۔ جبری نکاح منعقد نہیں ہوتا۔

❀ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ﴾(النَّحل: ١٠٦)

''جو شخص ایمان لانے کے بعد اللہ کے ساتھ کفر کرے (اس پر اللہ کا غضب ہے)، سوائے اس شخص کے جسے مجبور کر دیا جائے، جبکہ اس کا دل ایمان کے ساتھ مطمئن ہو۔''

جس کے دل میں ایمان پختہ ہو، اس کو کفر پر مجبور کیا جائے، تو وہ کافر نہیں ہوتا، اسی طرح لڑکی نکاح کے لیے راضی نہ ہو اور اس سے زبردستی اقرار لیا جائے، تو جبری اجازت سے بالاولیٰ نکاح منعقد نہیں ہوتا۔

❀ امام شافعی رحمہ اللہ اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

لَمَّا وَضَعَ اللّٰهُ عَنْهُ سَقَطَتْ أَحْكَامُ الْإِكْرَاهِ عَنِ الْقَوْلِ كُلِّهِ، لِأَنَّ الْأَعْظَمَ إِذَا سَقَطَ عَنِ النَّاسِ سَقَطَ مَا هُوَ أَصْغَرُ مِنْهُ .

''جب اللہ تعالیٰ نے انسان سے (مجبوری کی صورت میں) کفر معاف کر دیا ہے، تو مجبوری کی صورت میں کہے گئے تمام دیگر اقوال بھی معاف ہیں، کیونکہ جب لوگوں کو بڑی چیز معاف کر دی جائے، تو چھوٹی چیز خود بخود معاف ہو جاتی ہے۔''

(السنن الکبرٰی للبيهقي : 122/2)

❀ علامہ ابن رجب رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''خطا اور نسیان سے تجاوز کے بارے میں قرآنِ کریم نے صراحت کردی ہے، ......اسی طرح مجبوری کی صورت میں کیے گئے کام سے معافی کے بارے میں قرآنِ کریم نے صراحت کی ہے۔''

(جامع العُلوم والحكم، ص 452)

سوال: باپ نے نکاح کر کے لڑکی سے پوچھا کہ یہ نکاح منظور ہے یا نہیں، تو وہ خاموش رہی، کیا یہ نکاح صحیح ہے یا نہیں؟

جواب: یہ نکاح صحیح ہے، باکرہ کی خاموشی بھی اس کی رضامندی شمار ہوگی۔

سوال: بڑا بھائی بہن کا نکاح نہ کرے اور چھوٹا بالغ بھائی کر دے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ نکاح صحیح ہے۔

سوال: اگر لڑکی راضی ہو، تو کیا اس کا ولی گونگے سے نکاح کر سکتا ہے؟

جواب: گونگے سے نکاح ہو سکتا ہے۔

سوال: بالغہ لڑکی سے اجازت نہیں لی اور نکاح کر دیا، لڑکی ناخوش ہے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: نکاح نہیں ہوا۔ یہ نکاح رد ہے۔

❀ سیدہ خنساء بنت خذام رضی اللہ عنہا کے بارے میں ہے :

''آپ رضی اللہ عنہا شوہر دیدہ تھیں، ان کا نکاح ان کے والد نے کر دیا، مگر وہ انہیں وہ نکاح پسند نہ تھا، تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں (اور اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کیا،) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ نکاح رد (فسخ) کر دیا۔''

(صحيح البخاري : 6945)

سوال: بیوہ کا نکاح ولی کی اجازت کے بغیر ہوا، کیا حکم ہے؟

جواب: ہر عورت کے نکاح کے لیے ولی کی اجازت و رضا مندی ضروری ہے، اس کے بغیر نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ بیوہ بھی اس حکم میں داخل ہے، البتہ بیوہ یا شوہر دیدہ کو اپنے متعلق فیصلہ کرنے کا اختیار بہ نسبت ولی کے زیادہ ہے۔

۞ علامہ سندھی حنفی (۱۱۳۸ھ) لکھتے ہیں:

''شوہر دیدہ زیادہ حق رکھتی ہے، یہ فرمانِ نبوی مشارکت کا تقاضا کرتا ہے، یہ اس بات کا فائدہ دیتا ہے کہ نکاح میں عورت کا بھی حق ہے اور اس کے ولی کا بھی حق ہے اور اس کا حق زیادہ تاکید والا ہے، پس (شوہر دیدہ) کو ولی کی وجہ سے مجبور نہیں کیا جائے گا، جبکہ اس کے ولی کو اس شوہر دیدہ کی وجہ سے مجبور کیا جائے گا، چنانچہ اگر وہ (ولی) انکار کر دے تو قاضی اس کا ولی بن کر نکاح کر دے گا، یہ حدیث، لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ والی حدیث کے خلاف نہیں ہے۔''

(حاشية السندي على سنن النّسائي: ٨٤/٦)

۞ یہی بات حافظ نووی رحمہ اللہ نے کہی ہے۔ (شرح صحيح مسلم: ٤٥٥/١)

سوال: ایک لڑکی بیوہ ہوگئی، اس کا دیور اس سے نکاح کرنا چاہتا ہے، مگر لڑکی انکار کرتی ہے، لوگ کہتے ہیں کہ دیور اس لڑکی کا زیادہ حق دار ہے، کیا حکم ہے؟

جواب: لڑکی کی مرضی کے بغیر اس سے دیور کا نکاح نہیں ہوسکتا۔ لڑکی خود مختار ہے، وہ جس سے چاہے ولی کی اجازت کے ساتھ نکاح کر سکتی ہے۔

سوال: ایک نکاح باپ نے لڑکی کی رضا مندی کے بغیر کیا، جبکہ بالغہ لڑکی نے باپ کی اجازت کے بغیر اپنا نکاح دوسری جگہ کیا، کون سا نکاح معتبر ہے؟

(جواب): ان میں سے کوئی نکاح معتبر نہیں۔ نکاح میں ولی اور لڑکی دونوں کی رضا شامل ہونا ضروری ہے۔ دونوں میں سے کوئی ایک بھی نکاح پر راضی نہ ہو، تو وہ نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ نکاح وہی منعقد ہوگا، جس میں ولی بھی راضی ہو اور بالغہ لڑکی بھی۔

(سوال): ایک بالغہ کا نکاح اس کی ماں اور وارثوں نے اس کی اجازت اور مرضی کے بغیر کر دیا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): بالغہ کی مرضی کے بغیر اگر باپ ولی بھی نکاح کرے، تو منعقد نہیں ہوتا، چہ جائیکہ ماں اور دیگر ورثاء کریں۔

(سوال): ایک بالغہ کا نکاح ہوا، بعد میں لڑکی کہتی ہے کہ میں نے اجازت نہیں دی، جبکہ لوگ گواہی دیں کہ اس نے اجازت دی تھی، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): اگر لوگ عادل ہیں، تو ان کی گواہی مانی جائے گی، نکاح منعقد ہو جائے گا، البتہ اگر عورت اس نکاح پر راضی نہیں، تو نکاح فسخ کر سکتی ہے۔

(سوال): بالغہ لڑکی کے والدین فوت ہو چکے ہیں، ماموں اور خالہ کے سوا کوئی قریبی رشتہ نہیں ہے، کیا ماموں ولی بن سکتا ہے؟

(جواب): اس صورت میں ماموں ولی بن سکتا ہے۔

(سوال): دس برس کی لڑکی کہے کہ مجھے حیض آیا ہے، تو کیا وہ بالغہ شمار ہوگی؟

(جواب): دس برس کی لڑکی کو حیض آئے، تو وہ بالغہ شمار ہوگی، کیونکہ لڑکی کو حیض آنا بھی بلوغت کی نشانی ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ

فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ وَّاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾(الطّلاق : ٤) .

''وہ طلاق یافتہ عورتیں جو ماہواری سے ناامید ہو چکی ہوں، شک کی صورت میں ان کی عدت تین ماہ ہے، جن کی ماہواری ابھی شروع ہی نہیں ہوئی، ان کی عدت بھی تین ماہ ہے اور حاملہ کی عدت وضع حمل ہے۔''

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

''یہاں اللہ تعالیٰ نے ان عمر رسیدہ عورتوں کی عدت بیان کی ہے، جن کی ماہواری بڑھاپے کی وجہ سے ختم ہو گئی ہو، ان کی عدت تین ماہ ہے۔ ان کی تین ماہ عدت تین ماہواریوں کے عوض میں ہے، سورت بقرہ کی آیت کریمہ اس پر دلیل ہے۔ اسی طرح وہ بچیاں، جنہیں ابھی ماہواری شروع نہ ہوئی ہو، ان کی عدت بھی بوڑھی عورتوں کی طرح تین مہینے ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ﴾ ''جن بچیوں کو ابھی ماہواری شروع نہ ہوئی ہو۔''

(تفسیر القرآن العظیم : 149/8، بتحقیق الدکتور سلامة)

عدت کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے غیر حاملہ کے دو گروہ بنائے ہیں، ایک وہ، جنہیں ماہواری آتی ہے اور دوسرا جنہیں بچپن یا بڑھاپے کی وجہ سے ماہواری نہیں آتی۔ معلوم ہوا کہ جسے ماہواری آتی ہے، وہ بچی یا بوڑھی نہیں، بلکہ جوان اور بالغہ ہے۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةَ حَائِضٍ إِلَّا بِخِمَارٍ .

''اللہ تعالیٰ اوڑھنی کے بغیر بالغہ عورت کی نماز قبول نہیں کرتے۔''

(مسند الإمام أحمد : 150/6، 218، سنن أبي داوٗد : 641، سنن الترمذي : 377، سنن ابن ماجه : 665، وسندهٗ صحیحٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن'' کہا ہے، امام ابن الجارود (173)، امام ابن خزیمہ (775)، امام ابن حبان (1711)، حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ (البدر المنیر : 155/4) نے ''صحیح'' اور امام حاکم رحمہ اللہ (251/1) نے ''امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر صحیح'' قرار دیا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

ثابت ہوا کہ حیض بھی علامات بلوغت میں سے ہے، اسی لئے بالغہ کو حائضہ کہا گیا ہے۔

❁ **امام ابن منذر رحمہ اللہ (۳۱۹ھ) فرماتے ہیں:**

''احتلام، زیر ناف بال اور پندرہ سال عمر مرد اور عورت کی بلوغت کی نشانی ہے، ان میں سے جو بھی علامت پائی جائے، فرائض و حدود کو واجب کر دے گی۔ البتہ عورت کی چوتھی علامت بلوغ ماہواری ہے۔ اہل علم کا اجماع ہے کہ عورت کو ماہواری آئے، تو اس پر فرائض کی ادائیگی واجب ہو جاتی ہے۔''

(الأوسط في السنن والإجماع والاختلاف : 388/4)

(سوال): بالغ لڑکا اور لڑکی جو ہم کفو ہیں، کیا دونوں اپنے والد کی مرضی کے بغیر نکاح کر سکتے ہیں؟

(جواب): لڑکا بالغ ہو، تو وہ خود مختار ہے، اسے شریعت نے والد سے اجازت کا پابند نہیں بنایا، لہٰذا اگر وہ والد کی اجازت کے بغیر نکاح کرے، تو وہ منعقد ہو جائے گا۔

البتہ لڑکی بالغہ ہو یا غیر بالغہ، وہ اپنے والد یا ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں کر سکتی، ایسا نکاح منعقد نہ ہوگا اور ولی کی اجازت پر موقوف ہوگا۔

(سوال): بالغہ سے زبردستی اقرار کرا لیا جائے، تو نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: زبردستی اقرار کرانے سے نکاح صحیح نہ ہوگا۔ یہ نکاح باطل ہے۔

سوال: باپ گھر میں موجود نہیں، دادا نے نکاح کر دیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: باپ ولی ہے، نکاح کے صحیح ہونے کے لیے اس کی اجازت شرط ہے۔ اگر دادا کے کیے گئے نکاح کو باپ یعنی ولی قائم رکھے اور اس پر رضامندی کا اظہار کرے، تو یہ نکاح صحیح ہوگا، ورنہ نکاح منعقد نہ ہوگا۔

سوال: باپ کئی برس سے گم شدہ تھا، چچا نے بالغہ بھتیجی کا نکاح کر دیا، بعد میں باپ واپس آیا اور اس نکاح کو رد کر دیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ نکاح منعقد ہو چکا ہے۔ باپ اسے رد نہیں کر سکتا، واللہ اعلم!

سوال: نابالغہ کا نکاح باپ لالچ کی وجہ سے غیر کفو میں کر دے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: نکاح منعقد ہو جائے گا، مگر بلوغت کے بعد لڑکی کو خیار بلوغ حاصل ہوگا۔

سوال: نابالغہ کا باپ دباؤ میں آ کر نکاح کر دے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ نکاح صحیح نہ ہوگا۔ جبراً نکاح منعقد نہیں ہوتا۔

سوال: تایازاد ولی ہے، کیا نانی نکاح کر سکتی ہے؟

جواب: عورت ولی نہیں بن سکتی۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تُنْكِحُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ، وَلَا تُنْكِحُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا، إِنَّ الَّتِي تُنْكِحُ نَفْسَهَا هِيَ الْبَغِيُّ.

''عورت کسی اور کا یا اپنا نکاح نہیں کر سکتی، اپنا نکاح خود کرنے والی زانیہ ہے۔''

(سنن الدارقطني : ۳/۲۲۸، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا فتویٰ ہے:

لَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ، وَلَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا، وَالزَّانِيَةُ هِيَ الَّتِي تُنْكِحُ نَفْسَهَا بِغَيْرِ إِذْنُ وَلِيِّهَا .

''کوئی عورت کسی عورت کا نکاح نہ کرے، نہ ہی اپنا نکاح خود کرے، جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر اپنا نکاح خود کرتی ہے، وہ زانیہ ہے۔''

(سنن الدارقطني : ۳۵۳۹، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ نیز امام ابن منذر رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں:

لَا يُعْرَفُ عَنْ أَحَدٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ خِلَافُ ذٰلِكَ .

''اس کے خلاف کسی صحابی سے کچھ ثابت نہیں۔'' (فتح الباري : ۱۸۷/۹)

❀ فقہائے سبعہ فرماتے ہیں:

لَا تَعْقِدُ امْرَأَةٌ عُقْدَةَ النِّكَاحِ فِي نَفْسِهَا، وَلَا فِي غَيْرِهَا .

''عورت اپنا یا کسی عورت کا نکاح نہیں کر سکتی۔''

(السّنن الكبرىٰ للبيهقي : ۱۱۳/۷، وسندهٗ حسنٌ)

سوال: لڑکی کا باپ ایک لڑکے سے نکاح کرنا پسند نہیں کرتا، جبکہ ماں اصرار کرتی ہے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر ماں کے اصرار سے باپ راضی ہو جائے اور اجازت دے دے، تو یہ نکاح منعقد ہو جائے گا۔

سوال: ایک نابالغ لڑکی کی منگنی ہوئی، نکاح سے پہلے وہ بالغ ہوگئی اور اس جگہ شادی کرنے سے انکار کرنے لگی، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): اگرلڑکی راضی نہیں ،تو یہ نکاح نہیں ہوسکتا۔ منگنی توڑ دی جائے۔

(سوال): ماں اور بھائی غیر کفو میں نکاح کر دے،تو نکاح کا کیا حکم ہے؟

(جواب): اگرلڑکی راضی ہے،تو نکاح صحیح ہے، ورنہ نکاح رد ہے۔

(سوال): اگر ولی چچا زاد ہو، کوئی دوسرا قریبی رشتہ موجود نہ ہو،تو کیا وہ اپنے ساتھ نکاح کر سکتا ہے؟

(جواب): اگر کوئی دوسرا قریبی شخص موجود نہیں ،تو چچا زاد کا اپنے ساتھ نکاح کر لینا درست ہوگا، بشرطیکہ لڑکی راضی ہو۔

(سوال): کیا نابالغ چچا ولی بن سکتا ہے؟

(جواب): نابالغ کسی صورت ولی نہیں بن سکتا، ولایت دوسرے قریبی رشتہ دار کی طرف منتقل ہو جائے گی۔

(سوال): بھائی اور چچا میں سے ولی کون ہے؟

(جواب): بھائی ولی ہے، بشرطیکہ بالغ ہو۔

(سوال): عصبات نہ ہوں،تو کیا ماں ولی بن سکتی ہے؟

(جواب): عورت کوحق ولایت حاصل نہیں۔

(سوال): چچیرا دادا یا اس کی اولاد ولی ہوسکتی ہے یا نہیں؟

(جواب): اگر اس سے قریبی عصبہ موجود نہیں ،تو یہ ولی ہو سکتے ہیں۔

(سوال): ایک یتیم لڑکی کی پرورش اس کے پھوپھا پھوپھی کرتے تھے،لڑکی کا بالغ بھائی بھی موجود ہے، ولی کون ہوگا؟

(جواب): لڑکی کا بھائی اگر بالغ ہے،تو وہ ہی اس کا ولی ہوگا۔ پرورش کرنے سے

ولایت حاصل نہیں ہوتی۔

سوال: ماموں کو ولایت کب حاصل ہوتی ہے؟

جواب: جب عصبات اور ذوی الفرائض میں سے کوئی مرد موجود نہ ہو، تو ماموں کو حق ولایت حاصل ہوگا۔

سوال: باپ نے وصیت کی تھی کہ میری لڑکی کا نکاح فلاں لڑکے سے کیا جائے، باپ فوت ہوگیا، ولایت چچا کے پاس آئی، کیا چچا بھتیجی کا رشتہ اپنی مرضی سے کرسکتا ہے یا اسی جگہ کرے گا، جہاں لڑکے کے والد نے وصیت کی تھی؟

جواب: چچا اپنی مرضی سے کرسکتا ہے، والد کی وصیت پر عمل کرنا ضروری نہیں۔

سوال: دادا اور بھائی میں سے ولی کون ہے؟

جواب: دادا ولی ہوگا، کیونکہ دادا باپ کے قائم مقام ہے۔

سوال: عورت کا خود کو ہبہ کرنا صرف نبی کے لیے تھا یا کسی اور کے لیے بھی ہے؟

جواب: نبی کریم ﷺ کا خاصہ تھا کہ کوئی عورت اپنے نفس کو نبی کریم ﷺ کے لیے ہبہ کرے اور آپ اسے قبول فرمالیں، تو نکاح منعقد ہو جاتا تھا، ولی کی ضرورت نہ تھی۔

❁ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''ہم لوگوں کے ساتھ بیٹھے تھے کہ ایک عورت کہنی لگی: اللہ کے رسول! میں خود کو آپ کی خدمت میں پیش کرتی ہوں، میرے متعلق اپنے خیال کا اظہار کیجیے۔ ایک شخص کھڑا ہو کر کہنے لگا: ان سے میری شادی کروا دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جا کر کچھ تلاش کر لائیے، خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی مل جائے۔ راوی کہتے ہیں: وہ گیا اور نہ تو لوہے کی انگوٹھی لایا اور نہ ہی کوئی اور چیز لایا۔ نبی کریم ﷺ

نے پوچھا: کیا آپ کو قرآن کی کوئی سورت یاد ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! راوی کہتے ہیں: آپ ﷺ نے قرآن کی ان سورتوں کے عوض جو اسے یاد تھیں، اس کی شادی کر دی۔''

(صحيح البخاري : 5149، صحيح مسلم : 1425)

سوال: لڑکی کے چچازاد اور باپ کے چچازاد میں ولی کون ہے؟

جواب: لڑکی کا چچازاد بھائی ولایت کا حق دار ہے۔

سوال: وکیل نے لڑکی سے اجازت نہیں لی اور نکاح کر دیا، کیا حکم ہے؟

جواب: لڑکی کی اجازت ورضامندی کے بغیر نکاح منعقد نہیں ہوتا۔

سوال: چچا، ماموں اور ماں موجود ہے، مگر چچا نکاح میں شرکت کرنے سے انکار کرتا ہے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر چچا لڑکی کا نکاح نہیں کرنا چاہتا، تو ولایت ماموں کو منتقل ہو جائے گی۔

سوال: کیا نابالغہ کے نکاح کا اختیار باپ کو ہے یا نہیں؟

جواب: نابالغہ کا نکاح اس کا باپ کر سکتا ہے۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد مکی دور کی بات ہے، عثمان بن مظعون کی بیوی خولہ بنت حکیم نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی: اللہ کے رسول! شادی کرنا چاہیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کس سے؟ کہنے لگی: کنواری سے کرنی ہے، تو آپ کی مرضی، شوہر دیدہ سے کرنی ہے، تو آپ کی مرضی۔ فرمایا: کنواری کون ہے؟ کہنے لگی: یہ اس کی بیٹی ہے، جس سے آپ کو سب سے زیادہ لگاؤ ہے۔ میری مراد: ابوبکر کی بیٹی عائشہ! فرمایا: اور شوہر دیدہ؟ کہا: سودہ بنت

زمعہ، اچھی بھلی مؤمنہ اور باشرع خاتون ہیں۔فرمایا: جائیں، دونوں سے میرا ذکر کریں۔خولہ گئیں اور پہلے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے گھر داخل ہوئیں۔میری ماں ام رومان سے ملاقات کی اور کہا: آپ کی تو اللہ نے سن لی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عائشہ کے ساتھ نکاح کا پیغام دے کر بھیجا ہے۔میری امی جان فرمانے لگیں: میرا خیال ہے، آپ ذرا رکیے، ابوبکر آتے ہی ہوں گے۔اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی آ گئے۔خولہ کہنی لگیں: آپ پر تو اللہ کی رحمت ہوگئی ہے، اللہ کے رسول نے مجھے اپنے لیے عائشہ کا رشتہ لینے کے لیے بھیجا ہے۔ابو جی فرمانے لگے: وہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بھتیجی ہیں، نکاح کیسے ہوسکتا ہے؟ خولہ کہتی ہیں: یہ کہہ کر مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے واپس بھیج دیا۔میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ساری بات من وعن کہہ دی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں جا کر کہیے کہ ہم ایک دوسرے کے اسلامی بھائی ہیں، لہٰذا عائشہ سے نکاح ہوسکتا ہے۔خولہ نے ابو جی کو ساری بات بتا دی، تو ابو جی فرمانے لگے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہیے کہ تشریف لے آئیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور ابو جی نے میرا نکاح کر دیا۔اس وقت میری عمر تقریباً چھ برس تھی۔''

(المعجم الكبير للطبراني : 23/23، مسند أحمد : 210/6، سندهٗ حسنٌ)

امام حاکم رحمہ اللہ (3 / 73) نے اسے ''امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر صحیح'' کہا ہے۔حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (فتح الباری:7 / 225) نے اس کی سند کو ''حسن'' کہا ہے۔